طالبانائزیشن اسلام پھیلانے کی نہیں بلکہ باقی ماندہ پاکستان کو توڑنے کی سازش ہے۔الطاف حسین

طالبانائزیشن کے خلاف کوئی بولے یا نہ بولے جب تک میں زندہ ہوں وطن عزیز اور ماؤں بہنوں کی حفاظت کیلئے جدوجہد کرتا رہونگا

جب تک میرے اور میں اور میرے ساتھی زندہ ہیں یہ ملک نہیں ٹوٹے گا،نجی ٹی وی کے ایک پروگرام میں خصوصی انٹرویو

وقت ثابت کرے گا کہ کون محبّ وطن ہے اور کون غدار ہے اور کونسی جماعت اور رہنماء ملک بچانے کیلئے دن رات جدوجہد کررہی ہے

لندن۔۔۔27، اپریل 2009ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ طالبانائزیشن اسلام پھیلانے کی نہیں بلکہ باقی ماندہ پاکستان کو توڑنے کی سازش ہے، طالبانائزیشن کے خلاف کوئی سیاستداں بولے یا نہ بولے جب تک میں زندہ ہوں اس وطن عزیز اور ماؤں بہنوں کی حفاظت کیلئے جدوجہد کرتا رہونگا، جب تک میرے اور میں اور میرے ساتھی زندہ ہیں یہ ملک نہیں ٹوٹے گا۔وقت ثابت کرے گا کہ کون محبّ وطن ہے اور کون غدار ہے اور کونسی جماعت اور رہنماء ملک بچانے کیلئے دن رات جدوجہد کررہی ہے۔انہوں نے ان خیالات کا اظہار ایک نجی ٹی وی کے ایک پروگرام میں خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان بڑی قربانیوں سے وجود میں آیا، اس میں 20 لاکھ مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، والدین کے سامنے بچوں کو ذبح کیا گیا، ہزاروں عورتوں نے اپنی عزتیں بچانے کیلئے کنوؤں میں چھلانگیں لگادیں، حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کرکے ان کے بچوں کو نکال کر نیزوں پر اچھالا گیا، مشرقی بنگال کے مسلمانوں نے پاکستان کا سوفیصد ساتھ دیا، مسلم اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں نے سوفیصد ساتھ دیا، اسی طرح سندھ واحد اکثریتی مسلم صوبہ تھا جس کی صوبائی اسمبلی نے پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کی۔لیکن یہ المیہ ہے کہ مشرقی بنگال کے عوام کو غدار قرار دیا گیا، سندھ کے عوام کو غدار قرار دیا گیا، جو ہجرت کرکے آئے ان کو غدار قرار دیا گیا اور جن لوگوں کو بیٹھے بٹھائے پاکستان مل گیا، جنہوں نے پاکستان کیلئے ایک دھیلے کی قربانی نہیں دی وہ محبّ وطن بن بیٹھے اور جنہوں نے قربانیاں دیں وہ سب غدار قرار دیدیئے گئے۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان کے عوام 62 سالہ تاریخ میں کسی ایک ایسے لیڈر کا نام بتادیں جس نے ٹیوشن پڑھا کر اپنی تعلیم حاصل کی۔انہوں نے کہا کہ میں نے ٹیوشن پڑھا کر اپنی تعلیم حاصل کی۔میں نہ جاگیردار وڈیرا ہوں نہ سرمایہ دار ہوں۔میں نے بسوں میں لٹک کر سفر کیا اسلئے مجھے بسوں میں سفر کرنے کی تکالیف کا اندازہ ہے۔میرا فلسفہ کمیونزم یا سوشلزم نہیں بلکہ ''رئیل ازم اور پریکٹیکل ازم'' (حقیقت پسندی وعملیت پسندی) ہے یعنی جس بات کی تبلیغ کرو اس کا عملی مظاہرہ بھی کرو۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ مجھے غدار اسلئے کہا گیا کہ میری جماعت نے غریب ومتوسط طبقہ سے جنم لیا، ایم کیوایم نے 1987ء، 1988ء، اور 1990ء میں عام انتخابات میں حصہ لیا، 1992ء میں نوازشریف کے دور حکومت میں سندھ میں ڈاکوؤں، اغوابرائے تاوان کی وارداتیں کرنے والوں اور ان کی سرپرستی کرنے والی 72 بڑی مچھلیوں کی ایک فہرست تیار کی گئی اور سندھ میں فوجی آپریشن شروع کیا گیا لیکن درحقیقت یہ آپریشن ملک کے 98 فیصد غریب ومتوسط طبقہ کے حقوق کی جدوجہد کرنے والی جماعت کو کچلنے کیلئے کیا گیا تھا جسکے دوران سرکاری ایجنسیوں نے ایم کیوایم کو بدنام کرنے کیلئے جعلی جھوٹے اور ٹارچر سیل بنائے اور عوام کو بتایا کہ الطاف حسین کی جماعت دہشت گردوں کی جماعت ہے تاکہ عوام ایم کیوایم سے بدظن ہوجائیں اور جاگیرداروں، سرداروں اور خوانین کا گٹھ جوڑ ملک پر حکومت کرتا رہے۔انہوں نے کہا کہ ملک میں دوہرا نظام ہے، غریبوں کے بچے دریوں پر بیٹھ کر پیلے اسکولوں میں پڑھتے ہیں جبکہ فوجی جرنیلوں، جاگیرداروں اور وڈیروں کے بچے یا تو بیرون ملک تعلیم حاصل کرتے ہیں یا ملک میں بھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں پڑھتے ہیں جن کا کورس بھی امریکہ یا برطانیہ سے آتا ہے۔اسی طرح امیروں اور غریبوں کیلئے علاج معالجہ کی سہولتیں بھی الگ الگ ہیں اس طرح پورے معاشرے کو دو طبقات میں بانٹ دیا گیا ہے۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ ہم نے نوازشریف، پیپلزپارٹی اور مسلم لیگ ق والوں سے اتحاد کیا، آپ ان کے رہنماؤں کو اپنے پروگرام میں بلائیں اور ان سے کہیں کہ وہ اپنے بچوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ الطاف حسین نے ان سے کبھی بھی اپنے یا اپنے خاندان کیلئے کبھی ایک روپے کی مراعات مانگیں؟ الطاف حسین اگر چاہتا تو آج اس کے اسلام آباد، لاہور اور مری میں بنگلے اور جائیدادیں ہوتیں اور کراچی میں بھی میرے بنگلوں اور محلات کی گلیاں ہوتیں۔ملک کی 18 خفیہ ایجنسیوں میں سے کوئی ایک ایجنسی بھی پورے ملک میں الطاف حسین کا زمین کا ایک ٹکڑا بھی نکال کر بتادے۔الطاف حسین کا عزیزآباد میں جو 120 گز کا گھر ہے وہ بھی میری والدہ کی ملکیت ہے۔انہوں نے کہا کہ میری سیاست کا مقصد اپنے لئے مال ودولت اور زمین وجائیدادیں بنانا نہیں بلکہ محروم عوام کے حقوق کی جدوجہد کرنا ہے۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں فرسودہ جاگیردارانہ نظام اور موروثی سیاست کے خلاف تھا، ہوں اور جب تک زندہ ہوں مخالفت کرتا رہوں گا۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم کے وفاقی وصوبائی وزراء، ارکان سینیٹ، قومی وصوبائی، میئرز اور ڈپٹی میئرز بنے، اگر میں چاہتا تو کہہ سکتا تھا کہ وہ اس وقت تک ارکان اسمبلی یا وزیر نہیں بن سکتے جب تک کہ وہ مجھے فلاں شہر میں دس پلاٹ اور فلاں شہر میں دس پلاٹ نہیں دیتے تو مجھے کون منع کرتا؟ ایم کیوایم نے جن لوگوں کو اسمبلیوں اور ایوانوں میں بھیجا، خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے کہ ان ارکان سینیٹ، قومی وصوبائی اسمبلی کے پاس اپنی انتخابی مہم چلانے کیلئے بینرز تک بنانے کے پیسے نہیں تھے۔انکے تمام انتخابی اخراجات تحریک

نے برداشت کئے۔ یہ لوگ تعلیم یافتہ، باصلاحیت اور نوجوان تھے اور انہیں میرٹ اور انکے کردار کی بنیاد پر انہیں پارٹی ٹکٹ دیا گیا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایم کیو ایم میں جمہوریت کا ایسا طریقہ کار ہے جو کسی بھی سیاسی جماعت میں نہیں ہے۔ ایم کیو ایم انتخابات کے موقع پر امیدواروں کے چناؤ کیلئے پہلے اپنے یونٹ، سیکٹر اور زون کے کارکنان سے رائے لیتی ہے جس کی بنیاد پر رابطہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے ۔انہوں نے کہا کہ جب غریب و متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے ایم کیو ایم کے نمائندے قومی اسمبلی میں پہنچے تو قومی اسمبلی میں جاگیردار اور وڈیرے انکے برابر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ جاگیرداروں اور وڈیروں کی شان کے خلاف تھا کہ غریب و متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد انکے برابر میں بیٹھے۔ یہی حال سینیٹ اور صوبائی اسمبلی کا بھی تھا لہٰذا سب کے سب جاگیردار اور وڈیرے ایم کیو ایم کے خلاف ہوگئے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ جاگیرداروں اور وڈیروں کا ایجنسیوں سے گٹھ جوڑ ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے ایم کیو ایم پر غداری کے الزامات لگائے تاکہ پاکستان کے غریب و متوسط طبقہ کے عوام ایم کیو ایم کے پیغام کو سمجھنے اور اس کے قریب آنے کے بجائے ایم کیو ایم سے بدظن اور اس کے دشمن بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا قصور یہ ہے کہ میں نے موروثی سیاست کے خلاف عملی جدوجہد کی۔ میرے بہن بھائی ہیں کیا میں اپنے کسی بھی بہن یا بھائی کو سینیٹ، قومی اور صوبائی اسمبلی کا رکن نہیں بنا سکتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے سیاسی و مذہبی رہنماؤں میں سے کوئی الطاف حسین جیسا نکال کر لاؤ جس نے اپنے بہن بھائیوں کو نہ نوازا ہو۔ پاکستان کا کوئی سیاسی رہنماء ایسا نہیں جس کے دادا نے سیاست میں حصہ لیا ہو اور انکی اولادوں، بھانجوں، بھتیجوں حتیٰ کہ جو لوگ دین اسلام کی بات کرتے ہیں، حضورؐ کی سیرت طیبہ کی مثالیں دیتے ہیں کہ سرکار دو عالمؐ اپنے کرتے پر خود پیوند لگایا کرتے تھے، اپنے پھٹے جوتے خود سیا کرتے تھے اور حضورؐ نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہؓ چوری کرتیں تو اسے بھی وہی سزا دیتا جو میں نے چوری کی سزا مقرر کی ہے۔ یہی مولوی حضرات تھے جنہوں نے کہا کہ خواتین کا الیکشن میں ووٹ ڈالنا اور مردوں کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے لیکن ان میں سے کوئی ایک مذہبی رہنما بھی ایسا نہیں جس نے اپنی بیویوں، بیٹیوں، بہوؤں اور سالیوں کو اسمبلیوں کا رکن نہ بنایا ہو اور اسمبلیوں میں مردوں کے ساتھ نہ بٹھایا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ان حقائق کو بیان کرنے پر کیا اسٹیبلشمنٹ الطاف حسین کو وفادار اور محبِ وطن کہے گی؟ کیا پاکستان کے سیاستداں الطاف حسین کو اچھا کہیں گے؟ ان سیاسی و مذہبی جماعتوں، جاگیرداروں اور ڈیروں کو خوف تھا کہ اگر الطاف حسین کا پیغام ملک بھر میں پھیل گیا تو ملک سے موروثی سیاست کا خاتمہ ہوجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ انشاءاللہ میرا حق پرستانہ پیغام پاکستان بھر میں ضرور پھیلے گا۔ اگر میری زندگی میں نہیں پھیلا تو میرے مرنے کے بعد ضرور پھیلے گا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایجنسیاں پیسہ کے عوض سب کو خرید لیتی ہیں۔ مجھ پر یہ الزام لگایا گیا کہ الطاف حسین ضیاء الحق کی پیداوار ہے۔ میں قسم کھا کر بتا سکتا ہوں کہ 1979ء میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں قائداعظم کے مزار پر بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کی وطن واپسی کیلئے مظاہرہ کیا جارہا تھا جس میں میں نے شرکت کی تھی۔ مجھے اس مظاہرے سے گرفتار کرلیا گیا اور میرا مقدمہ جنرل ضیاء الحق کی بنائی گئی سمری ملٹری کورٹ میں چلایا گیا اور مجھ پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے گئے جن میں ایک الزام یہ بھی تھا کہ الطاف حسین نے قائداعظم کے مزار کے قریب ایک الیکٹرک پول پر چڑھ کر پاکستان کا پرچم اتار کر اور سیاہ پرچم لگایا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ الطاف حسین اور اس کے کسی بھائی کو پول پر چڑھنا ہی نہیں آتا، جنرل ضیاء الحق کے زمانے میں مجھے نو ماہ قید اور کوڑوں کی سزا سنائی گئی۔ اسیری کے دوران میرے پاس فوجی آنے لگے کہ آپ معافی نامے کی دو لائن لکھ دو کہ میں اس مظاہرے میں شامل نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ میں مظاہرے میں شامل تھا تو کیسے لکھ دوں کہ میں مظاہرے میں شامل نہیں تھا جب فوجی اہلکاروں کی جیل میں آمد بہت بڑھ گئی اور میں بار بار انکار کرتا رہا تو میری چھٹی حس نے کہا کہ شائد اب یہ میری والدہ محترمہ کے پاس جائیں گے۔ میں نے اپنی والدہ کو پہلی مرتبہ جیل بلایا اور ان سے کہا کہ مجھے شک ہے کہ ایجنسیوں کے لوگ جامعہ کراچی کے اساتذہ کے ہمراہ آپ سے ملنے آئیں گے اور آپ پر زور دیں گے کہ آپ معافی نامہ لکھ کر دے دو کہ میرا بیٹا مظاہرے میں شریک نہیں تھا۔ میں نے والدہ محترمہ سے کہا کہ آپ ایسا کچھ بھی لکھ کر نہیں دینا، اگر آپ نے معافی نامہ لکھا تو میں جیل سے تو رہا ہوجاؤں گا لیکن پھر گھر کبھی واپس نہیں آؤنگا۔ ایجنسیوں کے لوگ میری والدہ کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ آپ دو لائن لکھ کر دے دو کہ میرا بیٹا مظاہرے میں شریک نہیں تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اللہ بخشے میری والدہ محترمہ نے کہا کہ جب میرا بیٹا مظاہرے میں شریک تھا تو میں کیسے کہہ دوں کہ وہ مظاہرے میں شریک نہیں تھا۔ میرا بیٹا جائز مطالبہ کر رہا ہے کوئی گناہ نہیں کر رہا۔ وہ محصورین بنگلہ دیش کی بات کر رہا ہے جو بنگلہ دیش کے 66 کیمپوں میں بھوک، افلاس اور کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ میرا بیٹا بے قصور ہے، اگر تمہیں چھوڑنا ہے تو چھوڑ دو لیکن میں لکھ کر نہیں دونگی۔ اس کے بعد میں نے اپنی 9 ماہ کی پوری سزا جیل میں گزاری۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جماعت اسلامی کو کروٹ کروٹ منافقت نصیب کرے۔ جب میں ایم فارمیسی کا طالبعلم تھا تو جماعت اسلامی اور اس کی بغل بچہ طلباء تنظیم جمعیت نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو گن پوائنٹ پر تشدد کا نشانہ بنا کر جامعہ کراچی سے نکال دیا جسکے بعد سے آج کے دن تک اپنی ادھوری تعلیم مکمل نہیں کرسکے۔ ایک سوال کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ اگر مہاجروں کا خون رائیگاں جاتا تو مہاجر قومی موومنٹ، متحدہ قومی موومنٹ میں تبدیل نہ ہوتی۔ ہم پورے ملک میں بہت زیادہ حمایت نہیں رکھتے لیکن میں خوش ہوں کہ پاکستان کے تمام صوبوں کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں ایم کیو ایم کے کارکن موجود نہ ہوں، پنجاب کا کوئی ڈسٹرکٹ ایسا نہیں ہے جہاں میرے بہادر ساتھی نہ ہوں۔ یہ ساتھی غریب ضرور ہیں لیکن ہمت و حوصلے میں بہت امیر ہیں۔ انشاءاللہ پنجاب میں ہمارا کام ہوتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ غداری کا الزام

لگانے والے چار دن جیل چلے جائیں تو سعودی عرب کو درمیان میں ڈال کر بیرون ملک چلے جاتے ہیں ۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں پاکستان کے عوام سے کہتا ہوں کہ الطاف حسین اور ایم کیوایم تنہاء ایک سیاسی رہنماء اور سیاسی جماعت کی حیثیت سے ملک بچانے کیلئے دن رات محنت کررہے ہیں اور میں تین تین دن نہ صرف جاگتا رہتا ہوں بلکہ کھانا بھی نہیں کھاتا۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں طالبان اسلام کیلئے نہیں پھیل رہی ہے۔الحمدللہ ہم کل بھی مسلمان تھے،آج بھی ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ جب ہمیں موت آئے تو ہماری زبان سے کلمہ طیبہ جاری ہو۔انہوں نے کہا کہ طالبان کی خودساختہ شریعت صوفی محمد،مسلم خان یا عزت خان کی شریعت ہے جسکے تحت خواتین کو سرعام کوڑے مارے جارہے ہیں اور انہیں گھروں میں قید کرنے کی باتیں کی جارہی ہیں ۔ یہ اسلام پھیلانے کی نہیں بلکہ باقی ماندہ پاکستان کو توڑنے کی سازش ہے ۔ میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تمام تنظیمی کام پس پشت ڈال کر صرف اور صرف پاکستان کو بچانے کی جدوجہد کریں۔انہوں نے کہا کہ پوری دنیا ہمارے خلاف ہے اور پاکستان تنہا ہے۔ میں کیسے چاہوں گا کہ اتنی قربانیوں سے حاصل ہونے والا پاکستان ٹوٹ جائے ۔انہوں نے کہا کہ وقت ثابت کرے گا کہ کون محبّ وطن ہے اور کون غدار ہے اور کونسی جماعت اور رہنماء ملک بچانے کیلئے دن رات جدوجہد کررہی ہے ۔ جناب الطاف حسین نے روتے ہوئے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر طالبان پاکستان میں پھیل گئے تو یہ بچیوں کے اسکول اور کالج جلادیں گے اور خواتین پر ظلم وبربریت کا بازار گرم کردیں گے ۔انہوں نے کہا کہ طالبانائزیشن کے خلاف کوئی سیاستداں بولے یا نہ بولے جب تک میں زندہ ہوں اس وطن عزیز اور ماؤں بہنوں کی حفاظت کیلئے جدوجہد کرتا رہونگا،جب تک میرے اور میں اور میرے ساتھی زندہ ہیں یہ ملک نہیں ٹوٹے گا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ طالبان اپنی نام نہاد شریعت کا پرچار کررہے ہیں ۔انہوں نے فوج، رینجرز، ایف سی اور پولیس کے افسران واہلکاروں کو شہید کیا۔کیا یہ فوجی، پولیس، ایف سی، رینجرز اور خفیہ ایجنسیوں کے افسران واہلکار کسی غیراسلامی ملک کے لوگ تھے؟ یہ فوجی جوانوں اور پولیس کے اہلکاروں کے گلے کاٹ کررہے ہیں، انکے تربیتی مراکز پر دھماکے کررہے ہیں آخر یہ کیسی شریعت ہے؟ انہوں نے کہا کہ فوج، رینجرز، ایف سی، پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں نے پاکستان کو بچانے کیلئے اپنی جانیں قربان کیں اور طالبان کے دہشت گردوں کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے میں ان شہیدوں کو ہزاروں اور لاکھوں ہیں بلکہ کروڑوں مرتبہ سیلوٹ کرتا ہوں ۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام شہداء کی قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، پاکستان کی حفاظت کرے اور ہمیں اتنی طاقت عطا فرمائے کہ ملک بھر کے عوام پاکستان کو بچانے کیلئے متحد ہوجائیں۔انہوں نے صوبہ پنجاب بالخصوص لاہور کی ماؤں ، بہنوں، بیٹیوں، بزرگوں، نوجوانوں اور طلباء وطالبات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ سے پاکستان کے نام پر بھیک مانگتا ہوں کہ آپ سول سوسائٹی کے تحت کل بروز منگل کو سہ پہر تین بجے مال روڈ، جی پی او کے سامنے پرامن دستخطی مہم میں ضرور پہنچیں اور ثابت کردیں کہ ہم سب مل کر اس پاکستان کو بچائیں گے۔

بلوچ عوام کے خلاف آپریشن کرنے کے بجائے بلوچ قوم پرست رہنماؤں سے بامقصد مذاکرات کئے جائیں،الطاف حسین

وقت کا تقاضا ہے کہ بلوچ عوام کے خلاف طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے اور ان کے زخموں پر مرہم رکھا جائے

تین بلوچ قوم پرست رہنماؤں کے سفاکانہ قتل نے بلوچستان کے عوام میں پائی جانے والی بے چینی میں اضافہ کردیا ہے

ایم کیوایم بلوچستان کے آرگنائزر یوسف شاہوانی اور جوائنٹ آرگنائزر مجیب الاسلام رودینی سے ٹیلی فون پر گفتگو

لندن۔۔۔27، اپریل 2009ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے ارباب اختیار سے اپیل کی ہے کہ بلوچستان میں بلوچ عوام کے خلاف کسی قسم کا آپریشن کرنے کے بجائے بلوچ قوم پرست رہنماؤں اور قوم پرست جماعتوں سے بامقصد مذاکرات کئے جائیں اور بلوچ عوام کے زخموں پر مرہم رکھا جائے۔انہوں نے یہ بات ایم کیوایم بلوچستان کے آرگنائزر یوسف شاہوانی اور جوائنٹ آرگنائزر مجیب الاسلام رودینی سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کرنے پر بلوچستان کے عوام پر متعدد بار بھیانک آپریشن کئے گئے، بلوچ عوام پر مظالم ڈھائے گئے، ان کا قتل عام کیا گیا اور لاتعداد بلوچ نوجوان آج تک لاپتہ ہیں۔ چندروز قبل تین بلوچ رہنماؤں کو بھی سفاکی سے قتل کردیا گیا جس نے بلوچستان کے عوام میں پائی جانے والی بے چینی میں اضافہ کردیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک کی نازک صورتحال میں وقت کا تقاضا ہے کہ بلوچ عوام کے خلاف طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے ۔ جناب الطاف حسین نے صدر آصف علی زرداری، وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی، وفاقی مشیر داخلہ رحمان ملک اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے سربراہان سے دردمندانہ اپیل کی کہ خدارا بلوچستان میں کسی قسم کا آپریشن کرنے کے بجائے بلوچ رہنماؤں اور قوم پرست جماعتوں سے بامقصد مذاکرات کئے جائیں اور بلوچ عوام کا احساس محرومی دور کرنے کیلئے انہیں ان کے جائز حقوق دیئے جائیں۔

طالبان کی جانب سے سوات، شانگلہ اور بونیر میں سول عدالتوں کو تالے لگانا اور ججوں اور وکلاء کو ان کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے روکنا قابل مذمت ہے۔الطاف حسین

سوات، بونیر اور شانگلہ کے وکلاء کے معاشی مسائل پر فوری توجہ دی جائے اور وکلاء اور جج صاحبان کو تحفظ فراہم کیا جائے

الطاف حسین کی سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر علی احمد کرد سے گفتگو، وکلاء اور جج صاحبان کے مسئلہ پر اظہار تشویش

لندن۔۔۔27، اپریل 2009ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے طالبان کی جانب سے سوات، بونیر اور شانگلہ میں سول عدالتوں کو تالے لگانے اور ججوں اور وکلاء کو ان کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے روکنے کی شدید مذمت کی ہے۔ جناب الطاف حسین نے سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اور معروف وکلاء رہنما علی احمد کرد سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے اس مسئلہ پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ جناب الطاف حسین نے علی احمد کرد ایڈوکیٹ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سوات میں نظام عدل ریگولیشن کے تحت قاضی عدالتوں کے قیام کے بعد وہاں کے 450 وکلاء کو ان کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے روک دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ وکلاء معاشی مسائل کا شکار ہیں اور ان کے گھروں کے چولہے ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔اسی طرح شانگلہ اور بونیر میں بھی سول عدالتیں بند ہیں اور جج صاحبان اور وکلاء بھی شدید مسائل کا شکار ہیں۔ جناب الطاف حسین نے وکلاء اور سول ججوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا کہ سوات، بونیر اور شانگلہ میں طالبان کی جانب سے وکلاء کو پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے روکنے اور ان سے ان کا روزگار چھیننے کا فوری نوٹس لیا جائے، وکلاء کے مسائل پر فوری توجہ دی جائے اور وکلاء اور جج صاحبان کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

لاہور کے شہری کل بروز منگل دوپہر 3 بجے لاہور میں مال روڈ جی پی او کے مقام پر سول سوسائٹی کی جانب سے طالبان کی دہشت گردی کے خلاف دستخطی مہم میں بھرپور تعداد میں شرکت کریں۔الطاف حسین کی اپیل

تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے حق، مشائخ عظام اور بزرگان دین کے مزارات پر خدمات انجام دینے والے سجادہ نشین اور انکے مرید اور عقیدت مند بھی اس پرامن دستخطی مہم میں سول سوسائٹی کا ساتھ دیں

لندن۔۔۔27 اپریل 2009ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے اپنے ایک بیان میں لاہور کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ منگل 28 اپریل کو لاہور میں سول سوسائٹی کی جانب سے طالبانائزیشن اور طالبان کی دہشت گردی کے خلاف دستخطی مہم میں بھرپور تعداد میں شرکت کریں۔اپنے بیان میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ طالبانائزیشن کے خلاف سول سوسائٹی نے منگل کو دوپہر 3 بجے لاہور میں مال روڈ جی پی او کے مقام پر ایک پرامن دستخطی مہم کا اہتمام کیا ہے لہٰذا لاہور کے تمام شہری، اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے طلبہ وطالبات، نوجوان، بزرگ، خواتین، بچے اور بچیاں، خواہ ان کا تعلق کسی بھی سیاسی جماعت سے ہو، وہ اس پرامن دستخطی مہم میں بھرپور تعداد میں شرکت کریں۔انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ چونکہ یہ دستخطی مہم سول سوسائٹی کی جانب سے ہے لہٰذا وہ اپنے ساتھ اپنی اپنی جماعتوں کے جھنڈے نہ لائیں اور سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر سول سوسائٹی کی اس دستخطی مہم میں حصہ لیں۔ جناب الطاف حسین نے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے حق، مشائخ عظام اور بزرگان دین کے مزارات پر خدمات انجام دینے والے سجادہ نشینوں سے بھی درخواست کی کہ وہ طالبانائزیشن کے فتنہ اور طالبان کی دہشت گردی کے ہزاروں واقعات کے خلاف اس پرامن دستخطی مہم کے نیک مقصد میں سول سوسائٹی کا ساتھ دیں اور اگر وہ ذاتی طور پر اس میں شرکت کرنے سے قاصر ہوں تو وہ اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو کہیں کہ وہ ایک نیک مقصد کیلئے کل مال روڈ جی پی او پر ہونے والے اس پرامن دستخطی مہم میں شرکت کر کے اپنا خاموش احتجاج رجسٹر کرائیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو قائم ودائم رکھے اور ملک کو دہشت گردی سے محفوظ رکھے۔(آمین)

☆☆☆☆☆